بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں غصے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسلام میں غصے کا کیا حکم ہے؟

جواب

پہلے یہ جان لیں کہ غصہ کسے کہتے ہیں، غصہ ایک نفسیاتی کیفیت کا نام ہے، یہ انسانی فطرت کا حصہ ہے، اس وجہ سے ہر شخص کے اندر اس فطرت کا وجود ہے، اور مشاہدہ میں بھی آتا ہے۔ عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ "غُصّہ مطلقاً حرام ہے" کیونکہ غُصّہ ایک غیر اختیاری اَمر ہے، انسان کو آ ہی جاتا ہے، اِس میں اس کا قُصُور نہیں، ہاں غُصّہ کا بے جا اِستِعمال بُرا، اور کئی گناہوں کا سبب ہے۔ **بعض صُورَتوں میں غُصّہ ضَروری بھی ہے** مَثَلاً جہاد کے وَقت اگر غُصّہ نہیں آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے، تو یوں ہر غصہ برا نہیں ہوتا، بلکہ غصہ کا بے جا اظہار غلط ہے۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: غَضَب یعنی غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دور) کرنے پر اُبھارے، غصہ اچھا بھی ہے اور برا بھی، اللہ کے لیے غصہ اچھا ہے جیسے مجاہد غازی کو کفار پر یا کسی واعظ عالم کو فساق و فجار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر آوے اور برا بھی ہوتا ہے جیسے وہ غصہ جو نفسا نیت کے لیے کسی پر آوے۔" (مرآۃ المناجیح، ج 6، ص 655، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مزید تفصیل کے لیے دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر "غصہ" کے نام سے ایک تفصیلی آرٹیکل اپلوڈ ہے، اس کا مطالعہ کرلیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4575

تاریخ اجراء: 06 رجب المرجب 1447ھ/27 دسمبر 2025ء